یااللہ جل جلالہ　　　　یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باسمہ تعالیٰ

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اپنی بیوی یا کسی دیگر مرد کے ساتھ لواطت (پیچھے کی طرف میں صحبت) کرنا کیسا ہے؟ ازروئے شریعت اس کا جو حکم ہے وہ بیان فرمائیں۔

الجواب: اپنی بیوی یا کسی امرد کے ساتھ لواطت (پیچھے کی طرف میں صحبت) کرنا حرام ہے، بلکہ بعض احادیث میں اس کو کفر کہا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"من اتی النساء اعجازھن فقد کفر۔

(رواہ الطبرانی مفتاح الخطابہ ص ۲۱۷)

جس نے عورتوں کے ساتھ لواطت کی وہ کافر ہوا۔ دوسری جگہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

من أتی حائضا أو امرأۃ في دبرھا أو کاھنا فقد کفر بما أنزل علی محمد۔

(رواہ الترمذی و مشکوٰۃ ص ۱۵۶)

جس نے اپنی بیوی کے ساتھ حیض میں یا پیچھے کی طرف سے جماع کیا اس نے اس دین کا انکار کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔

امام نووی لواطت کی حرمت پر معتبر علماء کا اجماع نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

واتفق العلماء الذین یعتد بھم علی تحریم وطء المرأۃ في دبرھا حائضا کانت أو طاھر الأحادیث کثیرۃ مشھورۃ۔

(نووی شرح مسلم شریف ص ۴۶۳)

قابل اعتماد علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ عورت کے ساتھ لواطت کرنا حیض یا پاکی کی حالت میں حرام ہے۔

لواطت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ان للوطی اذا مات من غیر توبۃ مسخ فی قبرہ خنزیرا۔

(اسلام میں غیر فطری عمل، ص ۵۵)

لواطت کرنے والا جب بغیر توبہ کے مرجاتا ہے تو قبر میں اس کی شکل خنزیر کی طرح ہو جاتی ہے۔

لواطت کرنے والے کی اخروی سزا کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ ہے۔

لا ینظر اللہ إلی رجل أتی رجل أو امرأۃ في الدبر۔

(رواہ الترمذی والنسائی مشکوٰۃ ص ۳۱۳)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لواطت کرنے والے کو نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

شیخ الاسلام ابی بکر بن علی بن محمد الحدادالیمنی لکھتے ہیں۔

وَأَمَّا الْوَطْءُ فِي الدُّبُرِ فَحَرَامٌ فِي حَالَةِ الْحَيْضِ وَالطُّهْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ، أَيْ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ بِتَجَنُّبِهِ فِي الْحَيْضِ وَهُوَ الْفَرْجُ، وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إتْيَانُ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ حَرَامٌ وَقَالَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا۔

(الجوھرۃ النیرۃ ص ۳۵، ج ۱)

لواطت کرنا حالت حیض میں حرام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حالت حیض میں فرج میں بھی جماع کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ لواطت کرنا حرام ہے، اور ایسا شخص ملعون ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں۔

اما دبر الغلام فالظاھر عدم جریان الخلاف فی التکفیر وفی کتاب الاکراہ ان اللوطۃ اشد حرمۃً من الزنا لانہ لم تبح بطریق ما ولکون قبحھا عقلیا ولذا لا تکون فی الجنۃ علی الصحیح۔

(شامی باب الحیض)

لڑکوں کے ساتھ لواطت کرنے والے کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں اور کتاب الاکراہ میں ہے کہ لواطت زنا سے بھی شدید حرام ہے۔ کیونکہ لواطت کسی طرح بھی جائز نہیں اور لواطت کی قباحت عقلی ہے اس وجہ سے یہ عمل جنت میں نہ ہوگا۔

لواطت کی شرعی سزا

قرآن مجید میں ہے۔

”جو دو مرد ایک دوسرے کے ساتھ لواطت کریں تم میں سے تو ان کو تکلیف دو“۔

(سورۃ النساء)

آپ ﷺ نے لواطت کی سزا کا حکم یوں فرمایا ہے:

من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ۔

(ترمذی و ابن ماجہ)

جس شخص کو تم لواطت کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کرو۔

ابن حجر ھیثمی نے لواطت کرنے والے کے قتل پر اجماع صحابہ نقل فرمایا ہے۔

وَأَجْمَعَتْ الصَّحَابَةُ عَلَى قَتْلِ فَاعِلِ ذَلِکَ، وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي كَيْفِيَّةِ قَتْلِهِ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۴، ص ۲۴۱)

صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے کہ لواطت کرنے والے کو قتل کیا جائے گا۔ لیکن اختلاف قتل کے طریقے پر ہے کہ کس طریقے پر قتل کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص مستقل لواطت کرے گا تو اس کو ضرور قتل کر دیا جائے گا۔

لو اعتاد اللواطة قتله الامام محصنا کان او غیر محصن سیاسة۔

(حاشیہ ترمذی، جلد اول، ص ۱۷۶)

قاضی ثناء اللہ مظہری لکھتے ہیں۔

ان الرجل إذا اعتاد باللواطة وتكرر منه الفعل ولم ینزجر بالتعزیر یقتل بایّ وجه کان۔

(التفسیر المظھری، ج ۱، ص ۲۰۷)

جب کوئی شخص لواطت کو مستقل کرے گا تو جس طرح بھی ہو اس کو قتل کیا جائے گا۔ جو شخص لواطت کرے گا قیامت کے دن بدبودار جگہ میں ہو گا، پھر دوزخ میں جائے گا اور اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہو گا۔

جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

من نکح امراة فی دبرها او غلاما او رجلا حشر یوم القیامة انتن من الجیفة یتاذی به الناس حتی یدخله اللہ نار جهنم و یحیط اللہ عمله و لا یتقبل منه صرفا و لا عدلا و یفعل فی تابوت من نار و یسم علیه بسامیر من حدید فتشک تلک السامیر فی وجهه و جسده۔

(تفسیر النورؔ ص ۶۵)

جب لواطت کرنے والا کسی مرد کے ساتھ لواطت کرتا ہے تو زمین چیختی ہے، عباس دوری فرماتے ہیں:

بلغني أن الأرض تعج إذا رکب الذکر علی الذکر۔

(روضة المحبین ص ۲۹۲)

لواطت کرنے والے قیامت کے دن بندر اور خنزیر کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال یحشر اللوطیون یوم القیامۃ فی صورۃ القردۃ والخنازیر۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ۲، ص ۲۲۸)

فتنہ کی وجہ سے دس سال کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ سلانا چاہئے کیونکہ ایک ساتھ سونے میں فتنے کا خوف ہے اگرچہ کچھ وقت بعد ہو۔

علامہ شامی لکھتے ہیں۔

قال فی الشرعۃ ویفرق بین الصبیان فی المضاجع اذا بلغوا عشر سنین ویحول بین ذکور الصبیان والنسوان و بین الصبیان والرجال فان ذلک داعیۃ الی الفتنۃ ولو بعد حین۔

(شامی، ج ۵، ص ۳۲۶)

جواب مسئلہ نمبر ۲:

امرد (بے ریش لڑکوں) کے ساتھ اختلاط، ساتھ رکھنا، ایک چارپائی وغیرہ میں لیٹنا، ایک دوسرے کے پاؤں پر پاؤں ڈالنا وغیرہ از روئے شریعت ناجائز ہے۔

یحد النظر إلی الغلام الأمرد۔

(روضۃ المحبین ونزھۃ المشتاقین، ج ۱، ص ۱۰۴)

رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بے ریش (امرد) لڑکوں کو دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ ابن الحجاج فرماتے ہیں۔

بعض التابعین رضي الله عنه کانوا یکرھون أن یحدق الرجل النظر إلی الغلام الأمرد الجمیل الوجه۔

(المدخل، ج ۳، ص ۱۱۴)

بعض تابعین حضرات خوبصورت لڑکوں کی طرف دیکھنے کو حرام اور برا جانتے تھے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں۔

وکذلک یحرم النظر إلی الأمرد وإذا کان حسن الصورۃ أمن من الفتنۃ أم لا ھذا ھو المذھب الصحیح المختار عند المحققین نص علیه الشافعي وحذاق أصحابه۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۱۰، ص ۳۱)

خوبصورت امرد لڑکے کو دیکھنا حرام ہے، خواہ فتنہ سے امن ہو یا نہ ہو، اور یہ صحیح مذہب ہے۔ اس پر امام شافعی اور ان کے ساتھیوں نے تصریح کی ہے۔ بے ریش لڑکوں کو شہوت سے دیکھنا زنا ہے۔

والنظر بالشھوۃ الی المراۃ والامرد زنا صح النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال زنا العین النظر۔

شہوت سے کسی عورت یا امرد (خوبصورت لڑکے) کو دیکھنا زنا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آنکھوں کا زنا نظر کرنا ہے۔

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

والنظر إلى وجه الأمرد بشهوة كالنظر إلى وجه ذوات المحارم۔

(مجموع فتاوی ابن تیمیة (التفسیر)، ج ۴، ص ۶۳)

قال فی الهندیه الغلام اذا بلغ مبلغ الرجال ولم یکن صبیا فحکمه حکم الرجال وان کان صبیا فحکمه حکم النساء وهو عورة من قرنه الی قدمه۔

(عالمگیری، ج ۴، ص ۱۸۳)

قال النخعی مجالستهم فتنه وانما هم بمنزلة النساء۔

(روضة المحبین، ص ۱۱۵)

خوبصورت لڑکوں کو دیکھنا اجنبی عورتوں کو دیکھنا ہے۔ جب لڑکا نابالغ (خوبصورت) ہو تو اس کا حکم عورتوں کا سا ہے۔ جو سر تا پاؤں عورت ہے۔

خوبصورت لڑکوں کے ساتھ بیٹھنا فتنہ ہے، اور یہ لڑکے عورتوں کے حکم میں ہیں۔

خوبصورت لڑکوں کے ساتھ بیٹھنا فتنہ ہے۔

لا تجالسوا أبناء الأغنياء فإن لهم صورا كصور النساء وهم أشد فتنة من العذارى۔

(المدخل، ج ۳، ص ۱۱۵)

خوبصورت لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے کا فتنہ لڑکیوں کے فتنہ سے زیادہ ہے، بے ریش اور خوبصورت لڑکے کے ساتھ زیادہ شیطان ہوتے ہیں۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔

انی اری مع المراة شیطانا ومع کل صبی بضعتی عشر شیطانا۔

(مفتاح الخطابه، ص ۲۱۷)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شاگرد کو وصیت کیا کرتے تھے کہ بے ریش لڑکوں کے ساتھ باتیں نہ کیا کرو کہ یہ فتنہ ہے۔

ولا تکلم المراهقین فانهم فتنه ولا باس ان تکلم الاطفال وتمسح رؤسهم۔

(الاشباه والنظائر)

صلحاء اور بزرگوں نے امرد (بے ریش خوبصورت لڑکوں) کے ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَالَغَ الصَّالِحُونَ فِي الْإِعْرَاضِ عَنْ الْمُرْدِ وَعَنْ النَّظَرِ إلَيْهِمْ وَعَنْ مُخَالَطَتِهِمْ وَمُجَالَسَتِهِمْ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۲۲۰)

بے ریش لڑکے کے ساتھ ایک جگہ رات گزارنا جائز نہیں۔

وَقَالَ بَعْضُ التَّابِعِينَ لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ مَعَ أَمْرَدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۲۲۰)

وَحَرَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الْخَلْوَةَ مَعَ الْأَمْرَدِ فِي بَيْتٍ أَوْ حَانُوتٍ أَوْ حَمَّامٍ قِيَاسًا عَلَى الْمَرْأَةِ; لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۲۲۰)

لذت کے لئے امرد کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی ناجائز ہے۔

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

التلذذ بمس الامرد بمصافحۃ و نحو ذلک حرام باجماع المسلمین۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۴۹، ج ۱۸)

امرد خوبصورت لڑکے کا بوسہ لینا اپنی ماں کے ساتھ ستر (۷۰) دفعہ زنا کرنا ہے۔

صاحب شرعۃ الاسلام لکھتے ہیں۔

"قال النبی ﷺ من قبل غلاما بشھوۃ فکانما زنی بامہ سبعین مرۃ نقلہ صاحب المنبع عن مشکلات القدوری ھذا ۴۵۳۱)

بے ریش (امرد) لڑکوں کی خدمت لینا یا ان کو ہاتھ لگانا بھی مکروہ ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی لکھتے ہیں، بے ریش (امرد) لڑکوں سے بال کٹوانا مکروہ ہے، اور ان کو ہاتھ لگانا انتہائی مکروہ ہے۔ (شامی ص ۲۰۵، ج ۵، بحوالہ دفع الاخوان، ص ۲۱)

فتنہ و فساد کی وجہ سے بے ریش (خوبصورت امرد لڑکوں) کو علم دین کے لئے سفر کرنا مناسب نہیں، بلکہ والد کا اس کو منع کرنا بھی جائز ہے، لیکن جب اس کی داڑھی گھر میں پوری ہو جائے تو پھر سفر علم کے لئے جانا جائز ہے۔

علامہ حصکفی لکھتے ہیں۔

ولہ الخروج لطلب العلم الشرعی بلا اذن والدیہ لو یلتحیا و تمامہ فی الدار۔

(ردالمختار، ج ۵، ص ۳۶۰)

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں۔

قال فیھا وان کان امرد فلابیہ ان یمنعہ من الخروج۔

(طحطاوی علی الدر المختار، ج ۴، ص ۲۰۴)

بدنگاہی اقوال اسلاف کی روشنی میں

آنکھ دل کا آئینہ ہے، جب بندہ آنکھ بند کرتا ہے تو گویا اپنے دل کے دروازے شہوت و شغف اور ارادہ کے لئے بند کر دیتا ہے اور جب بندہ آنکھیں کھولتا ہے تو گویا شہوت و رغبت اور ارادے کے لئے اپنے دل کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جہاں کوئی نہ کوئی صورت داخل ہو کر نقش ہو جاتی ہے اور اسے فکر آخرت سے ہٹا کر اپنے ساتھ مشغول کر لیتی ہے اسی لئے ہمارے اسلاف آنکھیں بند رکھنے میں مبالغے سے کام لیتے تھے تاکہ آنکھ کے فتنے سے اپنے دل کو بچا سکیں، چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

؎ آنکھ سے آنکھ لڑتی ہے مجھے ڈر ہے دل کا
کہیں یہ نہ جائے اس جنگ و جدل میں مارا

۱۔ ما کان من نظرۃ فإن للشیطان فیھا مطمعا۔

(الزھد لأبي حاتم الرازي، ج ۱، ص ۴۹)

ترجمہ: ہر نظر میں شیطان کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔

۲۔ قال ابن مسعود: إذا أعجبت أحدکم امرأة فلیذکر مناتنها۔

(منار السبیل في شرح الدلیل، ج ۲، ص ۱۳۶)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی صورت اچھی لگنے لگے تو اس کی برائیاں اور خرابیاں یاد کرو۔

قال بعض التابعین ما أنا بأخوف علی الشاب الناسک من سبع ضار من الغلام الأمرد یقعد إلیه۔

(شعب الإیمان، ج ۴، ص ۳۵۸)

ترجمہ: بعض تابعین کا قول ہے: میں گذشتہ سات سالوں سے عابد وزاہد نوجوانوں کے ساتھ نہیں بیٹھا ہوں۔

وعن ابن المسیب إذا رأیتم الرجل یلح بالنظر إلی وجه الأمرد فاتهموه۔

(تزیین الأسواق في أخبار العشاق، ج ۱، ص ۱۲۹)

ترجمہ: حضرت سعید ابن المسیب کا قول ہے کہ جب تم دیکھو کوئی شخص کسی نابالغ نوجوان کی طرف مسلسل دیکھ رہا ہے تو جان لو کہ اس کا کردار صحیح نہیں ہے۔

عن بعض اشیاخه قال: کانوا یکرهون أن یجد الرجل النظر الی الغلام الجمیل الوجه۔

(ذخیرة الحفاظ محمد بن طاهر المقدسی ج ۵ ص ۲۴۹۷ دار السلف، الریاض)

ترجمہ: بعض شیوخ سے مروی ہے کہ وہ کسی امرد بے ریش خوبصورت بچے کے چہرے کی طرف دیکھنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

قال فتح الموصلی رحمه اللہ تعالیٰ: صحبت ثلاثین شیخا کونو ایعدون من الابدال، فکلمهم أوصونی عند فراقی ایاهم، وقالوا الی: اتق معاشرة الاحداث ومخالطتهم۔

(الاستقامة لاحمد بن عبد الحلیم بن تیمیة الحرانی أبو العباس فصل فی محبة الجمال ص ۳۵۰ ج ۱)

فتح موصلی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ میں تیس مشائخ کی صحبت میں رہا ہوں جو ابدال گنے جاتے تھے تو ان سب نے بوقت رخصت مجھے وصیت فرمائی تھی اور کہا تھا کہ بے ریش وبرونت لڑکوں کے ساتھ رہنے اور ان کے ساتھ اختلاط سے ڈرتے رہو۔

عن النجیب السری رحمه اللہ تعالیٰ، قال: کان یقال: لا یبیت الرجل فی بیت مع الامرد۔

(ذم ملاهی لابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادی الاموی القرشی المعروف بابن ابی الدنیا رقم الحدیث ۱۳۴ ص ۱۴۳ ج ۱ مکتبة ابن تیمیة قاهره مصر)

نجیب ابن سری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص کسی گھر میں کسی نوخیز لڑکے کے ساتھ رات نہ گزارے۔

قال المروزی: قلت لابی عبد اللہ یعنی احمد بن حنبل، الرجل ینظر الی المملوک، قال اذا خاف الفتنة لم ینظر الیه، کم نظرة ألقت فی قلب صاحبها البلاء۔

(لباس المرأة ولباسها فی الصلاة لابن تیمیة ص ۳۷ ج ۱ المکتب الاسلامی بیروت)

مروزی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبد اللہ یعنی احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا: ایک آدمی اپنے زرخرید غلام کو دیکھتا ہے۔ فرمایا: اگر فتنے سے ڈرتا تو اس کی طرف نہ دیکھتا، کتنی ہی نگاہوں نے دیکھنے والوں کے دلوں میں آفتیں ڈال دی ہیں۔

وقال مظفر: من صحب الأحداث علی شرط السلامة والنصیحة ادّاه ذلک الی البلاء، فکیف بمن یصحبهم علی غیر وجه السلامة۔

(طبقات الصوفية ج ۱ ص ۲۹۲)

مظفر القرمیسی کہتے ہیں: جو شخص نوخیز ونابالغ لڑکوں سے سلامتی وبے عیبی اور ہمدردی واصلاح کی شرط پر دوستی رکھے تو یہ حرکت اسے آزمائش میں ڈال دے گی۔ تو وہ کیسا ہو گا جس کے ساتھ لوگ بغیر کسی حفاظتی حصار کے دوستی لگا لیتے ہوں۔

أبو منصور عبد القاهر بن طاهر يقول: من صحب الأحداث وقع في الأحداث۔

(ذم الهوىٰ الباب عشر في النهي عن النظر الى المردان ومجالستهم۔ ص ۱۱۵ ج ۱ دار الكتاب العربى)

ابو منصور عبد القاہر بن طاہر کا قول ہے: جو شخص نو عمر لڑکوں کے ساتھ بیٹھے گا وہ کسی ناگہانی حادثے کا شکار ہو جائے گا۔

قال ابن تيمية: وَأَمَّا مَنْ نَظَرَ إلَى المردان ظَانًّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إلَى مَظَاهِرِ الْجَمَالِ الْإِلَهِيِّ وَجَعَلَ هَذَا طَرِيقًا لَهُ إلَى اللهِ كَمَا يَفْعَلُهُ طَوَائِفُ مِنْ الْمُدَّعِينَ لِلْمَعْرِفَةِ فَقَوْلُهُ هَذَا أَعْظَمُ كُفْرًا مِنْ قَوْلِ عُبَّادِ الْأَصْنَامِ وَمِنْ كُفْرِ قَوْمِ لُوطٍ . فَهَؤُلَاءِ مِنْ شَرِّ الزَّنَادِقَةِ الْمُرْتَدِّينَ الَّذِينَ يَجِبُ قَتْلُهُمْ بِإِجْمَاعِ كُلِّ أُمَّةٍ۔

(مجموع الفتاوىٰ ج ۱۵ ص ۴۲۳)

ابن تیمیہ کا قول ہے: بہر حال جو شخص جواں سال بے ریش لڑکوں کو یہ گمان رکھتے ہوئے دیکھے کہ وہ جمالِ الٰہی کے ظہور کو دیکھ رہا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بنالے جیسا کہ طوائف کے دیکھنے والے دعویداروں کے ساتھ۔ تو اس شخص کا یہ کہنا بتوں کی عبادت اور قوم لوط کے کفر سے بڑا کفر ہے جو قوم لوط جیسا کفر کرے وہ زندیق اور مرتد سے بھی بدتر ہے اس کا قتل واجب ہے اس پر امت کا اجماع ہے۔

قال عيسى بن مريم النظر يزرع في القلب الشهوة وكفى بها لصاحبه فتنة۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۱۹۳)

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا قول ہے: نگاہ دل میں شہوت پیدا کرتی ہے اور اس کے ساتھ دیکھنے والے کے دل میں فتنہ ڈالنے کو کافی ہے۔

سمعتُ معروفاً الكَرْخِيَ، يقول: "غُضوا أبصارَكُم، ولو عن شاةٍ أُنثى"

(طبقات الصوفية للسلمى ج ۱ ص ۴۰)

اپنی آنکھیں جھکالو! اگرچہ بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔

وقال حكيم: أول العشق النظر وأول الحريق الشرر۔

(المستطرف ج ۲ ص ۳۴۵)

ایک حکیم کا قول ہے کہ عشق کی ابتداء نظر سے ہوتی ہے اور جلنے کا آغاز ایک چنگاری سے ہوتا ہے۔

قال ابراهيم النخعى: مجالستهم فتنة والمائهم بمنزلة النساء۔

(اعتدال القلوب ص ۲۷۰ ج ۱)

جواں سال نوعمر لڑکوں کی مجلس فتنہ کی آماجگاہ اور وہ خود عورتوں کی طرح ہیں۔

قَالَ (زيد بن درهم مولىٰ آل جرير): «لَرُبَّ نَظْرَةٍ لَأَنْ تَلْقَى الْأَسَدَ فَيَأْكُلُكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهَا»

(الورع ج ۱ ص ۱۶۳)

حضرت زید بن درہم مولیٰ آلِ جریر کا قول ہے: بعض دفعہ ایک ہی نظر دیکھنے سے تیرے لئے یہ بات بہتر ہے کہ تجھے شیر مل جائے اور وہ تجھے کھا جائے۔

سفيان الثورى يقول: لو أن رجلا عبث بغلام بين اصبعين من اصابع رجله يريد الشهوة كان لوطا۔

(اعتدال القلوب رقم ۲۴۶ ص ۲۶۵ ج ۱)

حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: اگر کسی شخص نے کسی بچے کو مذاق سے بھی اپنے پاؤں کی دوانگلیوں سے شہوت کے ارادے سے چھوا تو یہ بھی لواطت ہے۔

عن العلاء بن زیاد: «لا تتبع بصرک رداء المرأة فإن النظر یجعل في القلب شهوة۔

(حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء ج ۲ ص ۲۴۴)

حضرت علاء بن زیاد کا قول ہے: تمہاری نگاہیں کسی عورت کے دوپٹے کے حسن کا بھی پیچھا نہ کریں کیونکہ نظر بازی دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ ایک حمام میں گئے تو اچانک ایک خوبصورت لڑکا بھی وہاں آگیا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھتے ہی فرمانے لگے: نکلو۔فاني مع كل امرأة شيطنا ومع كل غلام بدعة عشر شيطنا۔یعنی میں نے ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھا ہے جبکہ ہر لڑکے کے ساتھ دس سے زیادہ شیطان دیکھے ہیں۔

(دیوان الصبابہ ص ۸۷ ج ۱، مزاج کے تیور ص ۱۱۰)

الحاصل یہ کہ لواطت کرنا حرام ہے اور بے ریش (خوبصورت امرد لڑکوں) کے ساتھ اختلاط، بوسہ لینا یا بغیر ضرورت کے ان کی طرف دیکھنا یا بے ریش خوبصورت لڑکوں سے نعت خوانی کروانا اور ان کے ساتھ بیٹھنا شہوت کی وجہ سے دیکھنا حرام و ناجائز ہے۔خانقاہوں اور درسگاہوں میں بے ریش لڑکوں سے اساتذہ اور بڑوں کو درمیان میں فاصلہ سے بیٹھنا چاہیئے۔

حضرت سیدنا و مرشدنا مجدد عصر حاضر خواجہ سیف الرحمن اخندزادہ صاحب مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نہ تو بے ریش لڑکوں سے نعت خوانی کرواتے تھے اور نہ ہی ان کو بڑوں کے ساتھ گھل مل کر ران کے ساتھ ران ملا کر بیٹھنے کی اجازت دیتے تھے بلکہ ڈانٹتے تھے اور نہ ہی کسی کمرے میں بڑوں کے ساتھ کسی بے ریش لڑکے کو رہائش کی اجازت ملتی تھی۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔

حررہ:

فقیر سید احمد علی شاہ بن سید جمیر شاہ بن سید حسین شاہ حنفی ترمذی سیفی

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ

فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی

۳۔جولائی ۲۰۲۱ء بمطابق ۲۲ ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ